حصہ نظم

Geniusnesthub.com

CamScanner

حصہ نظم

نظم: 1

حمد

(مولانا الطاف حسین حالی)

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

شاعر کا تعارف:

خواجہ الطاف حسین حالی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ 1905ء میں مولانا کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ مولانا کا شمار اردو ادب کے اہم شاعروں، نثر نگاروں اور تنقید نگاروں میں ہوتا ہے۔ مولانا حالی کی اخلاقی، اصلاحی اور ملی شاعری نے اردو ادب پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے۔ انہیں جدید شاعری، تنقید نگاری اور سوانح نگاری میں اولیت کا درجہ حاصل ہے۔

مرکزی خیال:

شاعر نے اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جہاں کا مالک و خالق ہے۔ اس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور اس پر مکمل گرفت رکھتا ہے۔ کوئی عمل اس کی مرضی اور منشاء کے بغیر ممکن نہیں۔ دنیا کی ہر چیز اللہ کے وجود کی شہادت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اس کائنات کے کونے کونے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

خلاصہ:

اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہے۔ اس اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کائنات میں ہر جگہ موجود ہے۔ اس کا قبضہ ہر بندہ خدا کے دل پر موجود ہے۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اک نافرمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مصروف نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا سب سے افضل ہے لیکن بندہ اس حق کو ادا کرنے سے قاصر ہے۔ ناواقف اور واقف دونوں جب اللہ کے بھید سے آشنا ہو جاتے ہیں تو اللہ کی عظمت کو دیکھنے پر قوتِ گویائی سے محروم رہتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ حکمت دانائی کی حقیقت کو پہچان لیتا ہے اس کو دنیاوی شان و شوکت بالکل پسند نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ مصیبت میں اللہ کا گلہ و شکوہ کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی ضرور ربوبیت کو دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ کی نشانیاں اس کائنات میں لامحدود ہیں کب تک انسان ان کے واقفیت حاصل نہیں کرے گا؟ حالی کا انداز بیان اتنا منفرد ہے کہ ہر بول، جو اللہ کی تعریف میں لکھتا ہے، دل پر اثر کرتا ہے۔

الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قبضہ	گرفت، قابو	سوا	علاوہ، بغیر
نافرماں	گستاخ	حمد سرا	تعریف کرنے والا
مقدم	افضل	حق	سچ
محرم	واقف	نامحرم	ناواقف

Geniusesthub.com

CamScanner

بھید	راز	چجا	سجنا
خلعت سلطانی	شاہی لباس	کملی	چادر، پگڑی
مگن	مشغول	گدا	مانگنے والا
محیط	احاطہ کرنے والا	رنج	دکھ
گلا	شکوہ، شکایت	آفاق	دنیا، جہان
مہک	خوشبو	گھر گھر	ہر جگہ
صبا	ہوا	رنگ بیان	اظہار کا انداز

شعر نمبر 1۔

مطلع

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندہ نا فرماں ہے حمد سرا تیرا

تشریح:

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بلند اور عظمت والی ہے۔ یہ نظام قدرت اس کی حکمت و دانائی کا مظہر ہے۔ اس میں موجود ہر چیز اللہ کے حکم کی تابع ہے۔ کوئی بھی شے اللہ کی منشاء اور مرضی کے بغیر حرکت نہیں کرسکتی۔ اللہ کی گرفت اس تمام کائنات پر واضح موجود ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان بندہ بھی اس کی تعریف بیان کرنے میں مصروف ہے۔ یہ نظام قدرت اس قدر منظم اور مربوط ہے کہ اس میں صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی کوئی خرابی یا نقص تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتا۔ اللہ کا فرمانبردار بندہ تو اس کی حکمت و دانائی کی تعریف میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن وہ بندہ جو اس کے احکامات کو بجالانے میں کا اور کوتاہی سے کام لیتا ہے اور اس کے احکامات کو زندگی میں نافذ کرنے میں ناکام ہوتا ہے وہ بھی اللہ کی تعریف بیان کرنے میں مصروف ہے۔ اس سے بڑھ کر اور گرفت کیا ہوگی کہ ہر ایک دل اس ذات کی تعریف میں ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ چاہے وہ دل فرمانبردار بندے کا ہو یا نافرمان بندے کا۔ اللہ سب سے عظیم اور بلند تر ہے۔ اس کی برابری اور ہمسری کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

حلقہ ہے ہر اک گوش میں لٹکا تیرا
کانٹا ہے ہر ایک حلق میں اٹکا تیرا
مانا نہیں جس نے تجھ کو جانا ہے ضرور
بھٹکے ہوئے دل میں بھی ہے کھٹکا تیرا

Geniusnesthub.com

CamScanner

شعر نمبر2۔

گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیسے ادا تیرا

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

تشریح :

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس دنیا و کائنات میں سب سے افضل اور برتر ذات، اے مالک کائنات تیری ذات ہے۔ تیری برابری کرنے والا اس کائنات میں کوئی نہیں ہے۔ اس لیے مخلوق کے لیے سب سے مقدم عمل اگر کوئی ہے تو وہ تیرا حق ادا کرنا ہے، تیری فرمانبرداری کرنا ہے، تیری شان وعظمت بیان کرنا ہے، تیرے حکم کے مطابق زندگی گزارنا ہے، تری حکمت و دانائی کی تعریف کرنا ہے، تیری ذات کی صفات کو بیان کرنا ہے۔ لیکن ایک ناقص العقل بندہ تیری عظمت اور شان کا حق ادا کیسے کرسکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو تجھے تیری مکمل صفات کے ساتھ جانتا ہی نہیں۔ وہ تو جو کچھ ظاہری طور پر موجود ہے۔ اس ہی سے تیری ذات کی عظمت کا شعور حاصل کرتا ہے۔ اس لیے تری عظمت اور جلال کے مطابق وہ تیرا حق کیسے ادا کرسکتا ہے۔ اس کے پاس تیرے حق کو ادا کرنے کی سکت اور طاقت نہیں ہے۔ بے شک اس دنیا میں تیرے حق کے سوا کوئی بھی عمل مقدم وافضل نہیں ہے۔ کیونکہ تو اس کائنات کا واحد خالق و مالک ہے اور مخلوق پر تیرا ہی سب سے زیادہ حق ہے۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

شعر نمبر3۔

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

تشریح :۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اللہ اس کائنات کا مالک وخالق ہے۔ ہر شے اس کی حکمت ودانائی کا مظہر ہے۔ زمین کے ذرے سے لے کر آسمان کے ستاروں تک تمام اشیاء اور نظام اللہ کی حکمت ودانائی کے نشان ہیں۔ جاننے والا بھی حیرت میں گم ہے اور ناواقف بھی اس نظام کی منظم ترتیب کو دیکھ کر حیران ہے۔ ہر ایک جو تیرے راز سے واقف ہے یا نہیں حیرت میں گم ہے۔ کیونکہ جو بھی تیرے راز سے واقف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی حیرت نہیں جاتی کہ اس نظام کا مالک کس قدر خصوصیات کا حامل ہے۔ اس کی عظمت کتنی بڑی ہے بعد اس کی بڑائی کتنی عظیم ہے۔ وہ حکمت وجلال کا پیکر کتنا بڑا ہے کہ ظاہری طور پر ہمارے سامنے موجود نظام میں کوئی غلطی تلاش کرنے سے نہیں ملتی۔ جس بندے پر تیرا یہ راز کھل جاتا ہے کہ تو مالک وخالق ہے اور عظمت وجلال رکھتا ہے تو وہ اس حیرانی کی کیفیت میں کچھ بھی کہنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اس نظام کوئی بھی کمی اور کوتاہی نہیں جو وجہ اعتراض بنے۔ اس لیے سب لاجواب ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کی عظمت کے سامنے کچھ بھی کہنے سے قاصر رہے ہیں۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

دوسرا کون ہے؟ جہاں تو ہے
کون جانے تجھے، کہاں تو ہے

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جلال تیرا

شعر نمبر4۔

چھپتا نہیں نظروں میں یاں خلعت سلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ کی ذات بہت عظمت وجلال والی ذات ہے۔اس کی حکمت ودانائی ہر شے پر محیط ہے۔جو کچھ اللہ کی ذات کا حقیقی جلوہ دیکھ لیتا ہے اس کو دنیا کی شان وشوکت اور عظمت ذرہ برابر بھی پسند نہیں آتی۔وہ تیری حکمت تیری شان و عظمت، تیری ربوبیت، تیری دانائی اور بڑائی کے گن گاتا ہے۔اسے دنیا کی بادشاہت ایک آنکھ نہیں بھاتی اور وہ اس دنیاوی شان وشوکت کو عارضی اور بے معنی تصور کرتا ہے۔اور تیرے حکم کے مطابق سادہ زندگی بسر کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔اے مالک کائنات تیری عظمت وجلال کا یہ عالم ہے کہ جو بھی تیری عظمت کی پہچان حاصل کرتا ہے۔پھر دنیا کی عظمت وشان اس کے آگے حقیر ہو جاتی ہے۔اور وہ تیرے عظمت وجلال کے گن گاتا ہے تیری تعریف کرتا ہے اور تیرے حکم کے مطابق زندگی کے ادوار گزارتا ہے۔زندگی کی حقیقت کو جان کر زندگی کا لطف اُٹھاتا ہے اور اپنے انداز فکر کو اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق گزارنے میں عزت اور شان کا تصور کرتا ہے اور اس میں سادگی اختیار کر کے مالک کائنات کی خوشنودی حاصل کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہو جاتا ہے۔یعنی جو شخص تیری عظمت وبڑائی کی حقیقی جھلک دیکھ لیتا ہے وہ پھر دنیا کی شان وعظمت کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کی جلال تیرا
حالی

Geniusesthub.com

CS CamScanner

شعر نمبر 5۔

تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گِلا تیرا

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس کائنات کی خالق و مالک ذات ہے اس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے۔ نظام کائنات میں کوئی بھی چیز اس کی مرضی کے بغیر حرکت نہیں کر سکتی۔ ہر مصیبت اور خوشی اس کی طرف سے ہے۔ وہ لوگ جو دنیا کی رنگینی میں کھو کر اپنے مقصد حیات سے غافل ہو جاتے ہیں۔ ان کو رنج و مصیبت کے ذریعے تو واپس اپنی اصل زندگی کی طرف بلاتا ہے۔ وہ لوگ جب کسی مصیبت اور رنج کی کیفیت سے گزرتے ہیں تو تیرا گلہ اور شکوہ بیان کرتے ہیں یعنی اس مصیبت میں پڑ کر تیری یاد کی طرف لوٹ آتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دنیا کا نظام اللہ ہی چلا رہا ہے اس کی گرفت اس تمام کائنات پر ہے اور اس کی مرضی ومنشا کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اس لیے جو لوگ اللہ کا گلہ اور شکوہ کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت سے واقف ہیں اور اس کی گرفت کو تمام کائنات کے طول و عرض پر دیکھتے ہیں اس لیے ہر مصیبت کے آنے پر اس رب کائنات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس مصیبت سے محفوظ رکھنے اور بچانے کی دعا کرتے ہیں اللہ کی عظمت وجلال اس کائنات میں ہر طرف چھائی ہوئی ہے اور یکتا ہے۔ کوئی بھی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔

پھندے سے تیرے کیوں کر جائے نکل کے کوئی
پھیلا ہوا ہے ہر سو عالم میں جال تیرا

شعر نمبر 6۔

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام، صبا تیرا

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

تشریح:۔

نظم کے اس شعر میں شاعر اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس پوری کائنات کی مالک وخالق ہے اس کا نظام بہترین انداز سے چل رہا ہے۔ اس کی قدرت کی نشانیاں ہر جگہ موجود ہیں۔ انسان کی عقل ونظر کب تک اس کے وجود سے انکار کرتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی تخلیق کے ہر شاہکار میں موجود ہے۔ ہر تخلیق اللہ کے وجود کا مظہر ہے کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ اس میں موجود حکمت ودانائی اس کے رب ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ ان نشانیوں کو دیکھ دیکھ کر کب تک کوئی انسان انکار کرتا رہے گا۔ آخر وہ اس بات کو تسلیم کرے گا کیوں کہ اللہ کی ذات بے نشان ہونے کے ساتھ ساتھ ہر لحاظ سے واضح ہے اور اپنا جلوہ اپنی تخلیق سے واضح کیے ہوئے ہے۔

ہر ایک ذرہ فضا کا داستاں اس کی سناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آ کے دیتا ہے پیام اس کا

Geniusneshub.com
CamScanner

شعر نمبر 7۔

مطلع

ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگِ بیاں حالی ہے سب سے جُدا تیرا

نظم کا عنوان : حمد

شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر اللہ کی تعریف میں اپنانے والے منفرد انداز بیان کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے حالی تیرا انداز بیان اللہ تعالیٰ کی تعریف میں اس قدر منفرد ہے کہ ہر بول اپنا اثر رکھتا ہے اور ہر بول میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی قدرت کی نشانیاں بیاں ہوتی ہیں۔ جو بھی اس کو پڑھتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا اثر ہوتا ہے۔ بہت سے شعراء نے رب کائنات کی تعریف میں کمال حاصل کیا ہے لیکن حالی کا انداز بیاں ان سب سے منفرد اور پر اثر ہے۔ کیونکہ وہ حقیقت کی نشاندہی حقائق سے کرتے ہیں اور اللہ کی عظمت کو بہترین انداز سے بیان کرتے ہیں۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

مشق

سوال نمبر 1۔ درج ذیل مختصر سوالات کے جوابات دیں۔

(الف) کونسا بندہ حمد سرا ہے؟

نافرمان بندہ بھی حمد سرا ہے۔

(ب) کس کا حق سب سے مقدم ہے؟

اللہ کا حق سب سے مقدم ہے۔

(ج) محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے؟

محرم اسے کہتے ہیں جو کسی چیز سے واقف ہو اور نامحرم کا مطلب ہے نہ جاننے والا۔

(د) اللہ کا گدا کس چیز میں مگن رہتا ہے؟

اللہ کا گدا اپنی ہی کملی میں مگن رہتا ہے یعنی وہ اپنے آپ میں مست رہتا ہے۔

(ہ) بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟

بادِ صبا گھر گھر اللہ کا پیغام لیے پھرتی ہے۔

سوال نمبر 2 اس حمد میں شاعر نے اللہ کی کونسی صفات کا ذکر کیا ہے؟

جواب: اس حمد میں شاعر نے بتایا ہے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کی صفت یہ ہے کہ اس کا حق ادا کرنا سب سے پہلی بات ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کا پیغام ہر ایک تک پہنچتا ہے۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

سوال نمبر 3 خالی جگہ پُر کریں:

(ا) گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا۔

(۲) محرم بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ ہے نامحرم۔

(۳) چھپتا نہیں نظروں میں پیاں خلعتِ سلطانی۔

(۴) آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہلک تیری۔

(۵) ہر بول تیرا دل سے ٹکرا کر گزرتا ہے۔

سوال نمبر 4 الفاظ کے معانی لکھیں:

الفاظ	معانی
مقدم	اول
محرم	واقف
خلعتِ سلطانی	بادشاہ کی طرف سے ملنے والا لباس
محیط	گھیرا
آفاق	آسمان
بندہ نافرمان	اللہ کا نافرمان بندہ

سوال نمبر 5 محرم اور نامحرم

شاعر کہتا ہے کہ جس نے اللہ کے راز کو پالیا وہ اپنے آپ میں مگن ہو جاتا ہے اسے پھر کسی چیز کی پرواہ نہیں رہ جاتی اور جو اللہ کو نہیں پہچانتا ہے وہ دنیا کا ہو کر رہ جاتا ہے اس کی نظر اللہ کی حقیقتوں پر نہیں پڑتی۔

سوال نمبر 6 کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
بندۂ نافرماں	حمد سرا
مقدم	حق
محرم	نامحرم
کملی	خلعت سلطانی
آفاق	مہک
پیغام	صبا
بول	بیاہ

سوال نمبر 7 اعراب / تلفظ

بَندۂ نَافَرمَاں، حَمدَسَرَا

Geniusnesthub.com

CamScanner

نظم: 2 — نعت — (امیر مینائی)

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیر مینائی

شاعر کا تعارف:۔

منشی امیر مینائی نصیر الدین حیدر (شاہ اودھ) کے عہد میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ امیر مینائی کا شمار اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف میں شاعری کی مگر غزل اور نعت کی طرف زیادہ رجحان رہا۔ ان کی نعتوں میں آورد کے مقابلے میں آمد کا رنگ غالب ہے۔ ان کی نعتوں میں درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی ہے۔ حضور ﷺ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے مقدم اور افضل ہیں۔ وہ محسن انسانیت ہیں ان کو تذکرہ اللہ اور اس فرشتے کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ تمام جمادات نباتات، حیوانات و انسان ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ اس دنیا میں جنت کے حصول کا واحد ذریعہ ہیں۔

خلاصہ:

اس نظم میں شاعر نے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی ہے۔ حضور ﷺ کی ہستی محسن انسانیت ہے۔ آپ ﷺ سے وابستہ ہر ایک چیز ایمان والوں کے لیے افضل اور برتر ہے۔ صبا مدینے سے آتی ہے تو مدینے کے پھولوں کی خوشبو سے معطر ہوتی ہے جو ایمان والوں کے لیے تر و تازگی کا باعث ہے۔ آپ ﷺ کا تذکرہ جمادات و نباتات اور انسان و حیوان سب کی زبان پر ہوتا ہے۔ آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا یہ عالم ہے کہ آپ ﷺ کے در پر حاضری ممکن ہو تو پھر واپسی کا سلسلہ نہ بن پائے یہ وہ تمنا اور خواہش ہے۔ جو حسرت کے ساتھ میرے دل میں موجود ہے۔ میری نظر جس طرف بھی جمتی ہے مجھے آپ ﷺ کی ذات کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے مجھے موت آئے یہ میرے لیے عزت و آبرو کی علامت ہے۔ اس دنیا میں آپ ﷺ کا ظہور انسان کے روپ میں ہے اور عرش پر نوری اظہار ہے۔ آپ ﷺ مکاں میں بھی ہیں اور لامکاں میں بھی موجود ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات عیب سے پاک ہے ایسے پھول کی مانند جس میں کوئی خار نہ ہو کیونکہ آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔

Genilnestrub.com

CS CamScanner

الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	صبح کی ہوا	بُو	خوشبو
تذکرہ	ذکر کرنا	جیوں	جینا، زندہ
حسرت	خواہش	آرزو	تمنا
تکے	غور سے دیکھنا	جلوہ	نظارہ
یک سُو	ایک طرف	چار سُو	چار طرف
حرمت	عزت، احترام	آبرو	عزت
ظہور	ظاہر ہونا	نور	روشنی
لامکاں	جس کی حد نہ ہو	بے داغ لالہ	بغیر داغ کے پھول
بے خار گل	بغیر کانٹے کے پھول	مکاں	جس کی حد ہو
طوطی	ایک خوش آواز پرندہ	در	آستانہ

شعر نمبر 1۔

مطلع

صبا بے شک آتی مدینے سے تو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بو ہے

تشریح:۔

شاعر اس شعر میں رسول اکرم ﷺ سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضور ﷺ اس کائنات میں سب سے زیادہ محترم اور مقدس ہستی ہیں۔ تمام مسلمانوں کے لیے نمونہ عمل ہیں۔ آن ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ سے منسلک تمام اشیاء ہمارے لیے محترم و مقدس ہیں۔ اس لیے مجھے آپ ﷺ کے شہر مدینہ اور اس میں موجود اشیاء سے بہت عقیدت ہے۔ مدینے سے دوری میرے لیے قابل برداشت نہیں ہے۔ جس فضا میں میں سانس لے رہا ہوں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہوا مدینے کی فضاؤں سے ہوتی ہوئی آتی ہے اور اس میں مدینے کی مہک و خوشبو رچی بسی ہے۔ اس صبح کی ہوا کی وجہ سے میں تازہ دم ہو جاتا ہوں اور مدینے کے تاجدار کی خوشبو میری زندگی کو مہکا دیتی ہے۔

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

شعر نمبر 2۔

سُنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

نظم کا عنوان : نعت
شاعر کا نام : امیر مینائی
تشریح:۔

اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی محبوب شخصیت ہیں دنیا میں اللہ کے بع
آپ ﷺ کا مقام ہے۔ ہر چیز آپ ﷺ کی تعریف کرنے میں مصروف ہے۔ کیونکہ اللہ کے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر لازم ہے۔ اس لی
ہر چیز قدرت کی تعریف میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کرتی ہے۔ آپ ﷺ کا ذکر اللہ نے بلند کیا ہے۔ اللہ نے قرآ
میں فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اور مومنوں کو بھی آپ ﷺ کے ذکر کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ
ذکر صرف اللہ اور اس کے فرشتوں اور انسانوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ جمادات ونباتات، حیوانات وانسان ہر چیز آپ ﷺ کی تعری
میں ہر وقت مصروف عمل رہتی ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی محسن انسانیت میں اور دنیا میں ہماری کامیابی کی جو ہر اور آخرت میں سہارا ہیں۔ اس
لیے آپ ﷺ کا ذکر ہر چرند پرند، حیوان وانسان کی زبان پر رہتا ہے۔ آپ ﷺ کے ذکر کی وجہ سے ہی کائنات کا وجود ہے اور اس سے ہ
کامیابی کی نوید سنائی جاسکتی ہے۔

ورد زبان ان کا نام ، اللہ اللہ
یہ لحات کیف دوام اللہ اللہ

شعر نمبر 3۔

جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

نظم کا عنوان : نعت
شاعر کا نام : امیر مینائی
شرح:۔

اس شعر میں شاعر حضور اکرم ﷺ سے محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا جینا اور مرنا حضور ﷺ کے لیے ہے کیونکہ وہی ہیں جن
کی وجہ سے یہ دنیا اور کائنات کا وجود ہے اور آپ ﷺ کی وجہ سے ہی اس دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوسکتی ہے۔ اس لیے میری یہ شدید
خواہش ہے کہ میں آپ ﷺ کے در پر حاضر ہوں۔ اور پھر آپ ﷺ کے در سے ہی وابستہ رہوں۔ میری زندگی کے تمام لحات آپ ﷺ کے
در سے منسلک ہو کر بسر ہو اور موت بھی آئے تو اس در کی چوکھٹ نصیب ہو۔ میری زندگی کی اگر کوئی خواہش ہے تو وہ بھی یہی ہے اور اگر کوئی حسرت
دل میں موجود ہے تو وہ بھی یہی ہے کہ میرا وقت در حبیب سے وابستہ ہو کر گزرے اور اس در پر میں حاضری دوں تو موت تک میرا وقت در پر ہی بسر
ہو جائے۔

نہ چھوٹے کبھی یہ دیار مدینہ
یہ حسرت سرِ آستاں لے کے جاؤں

Geniusnesthub.com

CamScanner

شعر نمبر 4۔

جسے جس طرف آنکھ ، جلوہ ہے اُس کا
جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیر مینائی

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی ذات دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے مقدم اور افضل ذات ہے۔اللہ کی ربوبیت جہاں تک ہے وہاں تک آپ ﷺ کی رحمت موجود ہے۔اللہ اور رسول ﷺ زمان و مکاں میں لازم و ملزوم ہیں۔ ہر جگہ آپ ﷺ کی تعلیم کی وجہ سے باغ و بہار ہے۔آپ ﷺ کی تعلیمات کے مظاہر ہر جگہ نظر آتے ہیں۔اور جب آپ ﷺ کی یاد میں دل مصروف ہوتا ہے۔تو ہر طرف آپ کا جلوہ ہی دیکھتا ہے۔آپ ﷺ کی زندگی ہماری لیے نمونہ عمل ہے اور اس لیے آپ ﷺ کا جلوہ ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں عملی شکل میں دکھائی دیتا ہے آپ ﷺ کی زندگی ہی بخشش کا سامان ہے آپ ﷺ کی شفاعت سے ہی ہم جنت کے حق دار بن سکتے ہیں۔آپ ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے۔اس لیے میرے لیے زندگی میں کامیابی صرف اور صرف آپ ﷺ کی ذات کی خوشنودی کے حصول میں ہی ممکن ہے اس لیے میں جس طرف بھی آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہوں آپ ﷺ کا جلوہ نظر آتا ہے۔اور یہ میری زندگی کا خوبصورت ترین لمحہ ہے جب میرا دل یک سو ہو کر آپ ﷺ کی یاد میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو پھر آپ ﷺ کے دیدار کے نظارے ہر طرف دکھائی دینے لگتے ہیں۔

شعر نمبر 5۔

تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیر مینائی

تشریح:۔

نظم کے اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی ذات میرے لیے زندگی کا بہترین نمونہ ہے۔آپ ﷺ کی وجہ سے جنت اور جہنم کی راہوں میں فرق واضح ہوا اور جنت کا راستہ اختیار کرنے کے معاملات میں وضاحت ہوئی۔آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر ہو۔اور اس تعلیم پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزرے یہی میری خواہش اور آرزو ہے اور موت بھی آئے تو اسی راستے میں آئے۔میری ذات کے لیے یہ ہی عزت اور آبرو کا مقام ہے۔کہ زندگی بھی آپ ﷺ کے حکم کے مطابق گزرے اور موت بھی آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے ہوئے آئے۔اس طرح دنیا میں بھی کامیابی ہوگی اور آخرت میں بھی آبرو کا مقام ملے گا۔اس لیے میری ہر خواہش اور تمنا ہے کہ میری زندگی کا کوئی بھی لمحہ حضور ﷺ کی تعلیمات پر عمل کے بغیر نہ گزرے۔بلکہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق زندگی کے لمحات کا گزر ہو اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول بھی ممکن ہو سکے۔یہ ہی میرے لیے عزت اور آبرو کا مقام ہے۔جو آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے نصیب ہوتا ہے۔

مخدوم تیرے در کا بھکاری تیرا غلام
سرمایہ اس کی زیست کا ایک تیرا نام

geniusnesthub.com

CS CamScanner

شعر نمبر 6۔

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تو ، لامکاں میں بھی تو ہے

نظم کا عنوان : نعت

شاعر کا نام : امیر مینائی

تشریح:۔

نظم کے اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس دنیا میں آپ ﷺ کا ظہور انسانی حیثیت سے ہے اور عالم قدس ہیں آپ ﷺ نور کی حیثیت سے موجود ہیں۔آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے تخلیق ہوا۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدمؑ کو پانی اور مٹی کے درمیان گوندا جا رہا تھا۔حضور ﷺ کی ذات کا وجود سب سے پہلے اور ظہور دنیا میں سب سے آخر پر ہے کیونکہ آپ ﷺ سب نبیوں کے سردار ہیں۔آپ ﷺ وہاں تک نبی کی حیثیت سے ہیں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور خالقیت کا اظہار ہے۔گویا مکاں اور لامکاں میں آپ ﷺ ہی آپ ﷺ ہیں۔

گُل ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

شعر نمبر 7۔

مقطع

جو بے داغ لالہ ، جو بے خار گُل ہے
وہ تو ہے ، وہ تو ہے، وہ تو ہے ، وہ تو ہے

نظم کا عنوان: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:

نظم کے اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ دنیا میں سب سے زیادہ پاک دامن شخصیت ہیں۔جن کی تمام تر زندگی میں کوئی عیب موجود ہی نہیں۔آپ ﷺ دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے۔ چرند، پرند، حیوان و انسان سب آپ ﷺ کی رحمت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔آپ ﷺ عظمت و پاک دامنی کے اعتبار سے لالے کا پھول ہیں۔جس میں کوئی داغ نہیں ہے یعنی بے عیب ہیں۔اس طرح آپ ﷺ اپنی رحمت کی صفت سے ایک ایسا گلاب کا پھول ہیں جس میں کوئی کانٹا نہیں ہے۔یعنی آپ بے ضرر ہیں اور سب کے لیے رحمت ہیں۔اور زندگی میں کامیابی و کامرانی کے حصول کے راستے دکھاتے آپ ﷺ دوست، دشمن، مومن و کافر سب کے لیے رحمت ہی رحمت تھے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

مشق

وال نمبر1۔ مختصر سوالات کے جوابات دیں:

) صبا کہاں سے آتی ہے؟

اب: صبا مدینے سے آتی ہے۔

) پھولوں میں خوشبو

اب: پھولوں میں مدینے کی فضا کی خوشبو ہے

) دل کی حسرت

ب: شاعر کے دل کی حسرت ہے کہ میری جتنی بھی زندگی ہے نبی پاک ﷺ کے در پر بسر ہو اور جب مجھے موت آئے تب بھی آپ ﷺ کی چوکھٹ پر ہی ہوں۔

حرمت و آبرو

ب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ وہ حضرت محمد کی راہ میں فنا ہو جائے۔ آپ کے احکامات مانتے ہوئے اس فانی دنیا سے رخصتی حاصل کر لے۔

طوطا اور بلبل

ب: طوطا اور بلبل آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

ال نمبر2۔ ردیف

اس نعت کی ردیف 'ہے' ہے۔

ال نمبر3۔ قافیے

اس نعت کے قافیے درج ذیل ہیں:

- تو
- بو
- گفتگو
- آرزو
- سو
- آبرو

ال نمبر4۔ لالے اور گل:

لالہ کے پھول کی رعنائی اپنی خوبصورتی کے باعث دنیا میں لاثانی ہے۔ لیکن ان میں ایک کمی ہوتی ہے کہ وہ داغ رکھتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے ل جو خوبصورتی میں کمال ہیں لیکن ان میں بھی کانٹے ہوتے ہیں۔

ال نمبر5۔ اعراب لگائیں:

طُوطیِ و بُلبُل، تَذ کِرَہ، گُفتگُو، حُرمَت، آبرُو، ظُہوُر، دَاغِ لالہ، خارِ گُل

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

نظم: 3　　برسات کی بہاریں　　(نظیر اکبر آبادی)

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

شاعر کا تعارف:۔

نظیر کا اصل نام ولی محمد ہے۔آپ دلی میں پیدا ہوئے۔ان کی شاعری عوامی ہے۔انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول،اپنے عہد کے رسم و اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ان کی نظموں میں مناظرِ فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلو جانوروں حتی کہ پھلوں اور سبزیوں کا جابجاذکر دکھائی دیتا ہے۔انھوں نے اردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا۔ان کی نظم برسات ہیئت کے لحاظ سے مخمس ہے۔

مرکزی خیال:

برسات کا موسم اپنے ساتھ رنگینی اور دلکشی لے کر آتا ہے۔ہر طرف رنگ برنگ اور دلکش مناظر دکھائی دیتے ہیں۔سڑکوں، میدانوں، جنگلو جل تھل کی وجہ سے سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔اے اللہ! تیرے سوا کوئی ایسی قدرت رکھنے والا نہیں ہے۔ہر چیز شجر، حجر، چرند اور پرند سب تی بیان کرتے ہیں۔

خلاصہ:

اس نظم میں شاعر نے برسات کے موسم کے حوالے سے مناظر اور مظاہر فطرت کی خوب منظرکشی کی ہے۔وہ کہتا ہے کہ برسات کا موسم شروع ہی بادل اُمڈ آتے ہیں۔مست گھنگھور گھٹائیں پھیل جاتی ہیں۔بارش کے قطرے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔برسات کے خوشگوار موسم سے چ اس میں کھلے ہوئے پھول جھوم اٹھتے ہیں۔مسلسل بارشوں سے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگتا ہے۔ہر طرف سبزے کی لہلہاہٹ اور باغ بہاریں نظر آنے لگتی ہیں۔موسلا دھار بارش سے ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے۔برسات کی بہاروں سے ہر طرف ہرے بچھونے بچھ جاتے ہیں اور سرخ گھٹاؤں نے پورے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔آسمان سے زمین تک ہر چیز بھیگ رہی ہے۔اے اللہ! حسین نظاروں کو دیک دنیا کی ہر چیز تیری شان و شوکت کے سامنے سجدہ ریز ہے۔دنیا کی مخلوقات تیری قدرت کے گیت گاتیں ہیں۔خوش رنگ اور خوش گلو تیتر بھی میں مصروف ہے۔چنانچہ اے میرے دوستو! برسات کی بہاریں اور رونقیں عروج پر ہیں اور دھومیں مچارہی ہیں۔

الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بہاریں	خوشیاں	لہلہاہٹ	لہرانا
بوندیں	پانی کے قطرے	جھجھاہٹ	روشن
قطرات	قطرے	گھات	موقع
مست	مزہ، نشے میں چور	جھڑیوں	مسلسل بارش

CS CamScanner

دھومیں	مستی، شور شرابا	جل تھل	پانی سے بھرا ہوا
گلزار	باغ	سبزہ	ہریالی
حق	قدرت	بچھونے	فرش
ابر	بادل	سیاہی	کالی گھٹا
کاہی	ہلکا سبز رنگ	ماہ	چاند
ماہی	مچھلی	آن	شان
تیتر	پرندہ	سبحان	حمد و ثناء

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بُوندوں کی جھجھاہٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

-1

شاعر اس شعر میں برسات کی بہاروں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم کے آغاز سے ہی گرمی کی شدت کا اختتام ہو جاتا ہے۔ برسات کے موسم میں لو کے جھونکے خنکی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ گرمیوں کی شدت کے جو اثرات فضا، ہوا، پودوں اور جانوروں پر مرتب ہوئے تھے اب وہ سب کے سب ختم ہو گئے ہیں اور برسات کی بارش کے ساتھ ہی ہر طرف رونقیں پھیل گئی ہیں۔ سبزہ ہر طرف لہرانے لگا ہے۔ باغ اپنی بہاروں میں واپس آ گئے ہیں۔ پودے مرجھائی ہوئی کیفیت سے نکل کر تروتازگی اور شادابی اختیار کر چکے ہیں اور ہر طرف رونقیں ہی رونقیں پھیل گئی ہیں۔ ہر ایک کا چہرہ جو گرمی کی شدت سے گھبراہٹ کا شکار تھا اب دمک رہا ہے تروتازگی کا احساس ہر جگہ واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے۔

-2

شاعر اس شعر میں برسات کی بہاروں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں بارشوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ قطرے آسمان سے زمین کی طرف رخ کرتے ہیں اور ان کا اس طرح زمین کی طرف آنا انتہائی خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ قطرے روشنیوں کی طرح چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور گرمی کے شدید احساسات تبدیل ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں موجود ہر مخلوق ان قطروں کی کیفیت سے محظوظ ہوتی ہے۔ اور ان قطرات کی بہاروں کا لطف اٹھاتی ہیں۔ ہر طرف ان بارشوں کی وجہ سے تازگی کے احساسات موجود ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ قطرات میں ہر چیز پر نشانہ باندھ دیا ہے۔ ہر طرف رونق ہی رونق بن جاتی ہے۔ برسات کے اس موسم کی رونقیں ہر طرف چھائی ہوئی نظر آتی ہیں۔

یہ گھٹائیں اودی اودی، یہ بہار کا زمانہ
بڑا دلفریب منظر، برسات دے رہی ہے
یہ مینہ کے قطرے مچل رہے ہیں کہ ننھے سپارے ڈھل رہے ہیں
افق سے موتی ابل رہے ہیں گھٹا میں موتی لٹا رہی ہیں

Geniusnesthub.com
CamScanner

بند نمبر2۔

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے ڈھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

نظم کا عنوان: برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی

شعر نمبر1۔

شاعر اس شعر میں برسات کی بہاروں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں ہوا، میں نمی کا احساس ہر وقت موجود رہتا ہے۔ بادل ہر وقت ہوا میں موجود مستی کی کیفیات بناتے رہتے ہیں۔ کبھی جھڑی کی صورت میں کئی دن تک ہوا میں پانی کی موجودگی ہر طرف بادل اور بارش سلسلہ بنائے رکھتی

ہے اور ہوا نمی کے احساسات سے بھرپور خنکی کی کیفیت مستی کا عالم بنائے رکھتے ہیں۔ موسم کا یہ بدلتا ہوا سلسلہ انسان کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔

شعر نمبر2۔

شاعر اس شعر میں برسات کی بہاریں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں جب بارشیں اپنے عروج کو پہنچتی ہیں اور ہر طرف نظام صرف پانی کا احساس ہی نظر آتا ہے۔ وہ ہوا میں نمی کی صورت میں ہو یا زمین پر جل تھل کی کیفیت میں وہ جھڑیوں کی وجہ سے ہو یا مسلسل بارشوں کے سلسلے کی وجہ سے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ باغات کے تمام پھول ان بارشوں کی وجہ سے نہا دھو کو صاف اور چمکدار نظر آتے ہیں ہر طرف بارش کی وجہ سے مٹی کے ذرات سے پاک نظر آتا ہے۔ ہر چیز سے گرد کا نام ونشان ختم ہو جاتا ہے اور درخت پودے صاف ستھرے خوبصورت خوشنما نظر آتے ہیں۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ برسات کا موسم ہر ایک کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث بن کر آتا ہے۔

گل وگلزار پانی کے اثر سے بھیگتے جائیں
گھٹا اٹھی ہے کالی اور کالی ہوتی جاتی ہے

بند نمبر3۔

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

ظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

ر کا نام : نظیر اکبر آبادی

عر نمبر 1-

شاعر اس شعر میں برسات کی بہاریں بیان کرتے ہوئے کہتا ہیکہ برسات کے موسم میں ہر وقت جھڑیوں کے جاری رہنے کی وجہ سے زمین میں موجود پانی کی کمی دور ہو جاتی ہے اور پودوں کی ضرورت پوری ہونے لگتی ہے جس سے ان کی افزائش و پرورش کا سلسلہ تیزی سے بڑھنے لگتا ہے ہر طرف گھاس کی وافر مقدار کی وجہ سے ہریالی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔قدرت کے اس بہترین نظام کی عکاسی ہوتی ہے اور ہر طرف سبز میدان دکھائی دیتے ہیں۔ ہریالی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔اور میدان سبز رنگ کی چادر اُوڑھ کر ایک خوبصورت نظر پیش کرتے ہیں۔

ر نمبر 2-

شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ جس طرح برسات کی بہاریں ہمیں میدانوں میں نظر آتی ہیں اور بارشوں کی وجہ سے ہریالی کا ساں ہر طرف نظر آتا ہے اسی طرح جنگلوں میں بھی انہی مسلسل بارشوں کی وجہ سے گھاس کی وافر مقدار پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالی نے وہاں بھی ہریالی کا ان بارشوں کی وجہ سے ممکن بنایا ہے جنگلوں میں بھی ہر جا ہرے بچھونے خوبصورتی کا احساس لیے ہوئے موجود ہوتے ہیں برسات کے موسم میں ہر طرف ہریالی کا منظر نظر آتا ہے اور یہ رونقیں انسان کو سکون و اطمینان فراہم کرتی ہیں۔

کیسی ہے لہلہاہٹ برسات کے دنوں میں
سبزے کی ایک چادر ہر سو بچھی ہوئی ہے

نبر 4-

سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی!
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

ا کا عنوان : برسات کی بہاریں

ر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ر نمبر 1-

شاعر اس شعر میں برسات کی بہاروں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں ہوا میں نمی کا احساس ہر وقت رہتا ہے اور بادل ہوا میں مستی کی کیفیت بنائے رکھتے ہیں۔ہوا میں نمی بارشوں کا باعث بنتی ہے اور یہ بارشیں کبھی مسلسل ہوتی ہیں اور کبھی جھڑی کی صورت میں ہوا میں نمی کی وجہ سے فضا میں خنکی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔موسم کا یہ بدلتا ہوا احساس انسان کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ برسات کا موسم ہر ایک کے لیے مسرت اور خوشی کا باعث بن کر آتا ہے اور ہر کوئی اس سے محظوظ ہوتا ہے۔

Geniusneshub.com

CS CamScanner

شعر نمبر 2۔
شاعر اس شعر میں برسات کی بہاریں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں بارشوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے چاہے وہ ہوا میں نمی کی صورت میں ہو یا زمین پر جل تھل کی صورت میں چاہے وہ جھڑی کی وجہ سے آ موجود ہو یا مسلسل بارش کی وجہ سے اور ان بارشوں کی وجہ سے باغات کے پھول نہا کر صاف اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ سبزہ نہا کر صاف ستھرے ہو جاتے ہیں اور مٹی کے ذرات سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان پر گرد و غبار نام کی کوئی چیز نہیں رہتی اور وہ بہت دلکش، خوشنما اور خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ برسات کے موسم کی وجہ سے پودے اور زیادہ خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ اور یہ موسم ہر ایک کے لیے فرحت اور مسرت کا باعث ہوتا ہے۔

ہوا چھائے، گھٹا اٹھے، فضا بدلے، بہار آئے
کرشمہ سازیاں ہیں دستِ قدرت کی یہ ساون میں

بند نمبر 5۔

کیا کیا رکھے ہے یا رب، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سُبحان تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں
شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

شعر نمبر 1۔
شاعر اس شعر میں برسات کی بہاروں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کے موسم میں انسان فرحت بخش احساسات سے مسحور ہوتا ہے۔ ایسی ایسی بہترین کیفیات اس موسم سے جڑی ہوئی ہیں کہ جو انسان کی طبیعت پر بھرپور اثر انداز ہوتی ہیں کبھی کالی گھٹاؤں کی آمد ہوتی ہے، کبھی بارش کی آمد ہو جاتی ہے، کبھی ہر طرف جل تھل ہوا منظر نظر آتا ہے۔ کبھی ہر طرف پرنم ٹھنڈی ہوائیں طبیعت کو تازگی کا احساس دیتی ہیں، گرمی کی شدت اختتام پذیر ہو جاتی ہے اور یہ بدلے ہوئے رنگ تیری قدرت کے منفرد اور نمایاں احساسات کو واضح کرتے ہیں۔ یہ بدلتے ہوئے رنگ تیری قدرت کا ہی ایک کرشمہ ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاریں واضح طور پر اپنا احساس دلا رہی ہیں۔

شعر نمبر 2۔
شاعر اس شعر میں برسات کی بہاریں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ برسات کا موسم بہت سی تبدیلیوں کا واضح احساس دلاتا ہے۔ ہر طرف ہونے والی تبدیلیوں سے تیری ہی قدرت کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ گرمیوں کی شدت سے پیدا ہونے والی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ جمادات و نباتات اور حیوانات و انسان اس کی بھرپور گرفت میں آ جاتے ہیں۔ ہر ایک برسات کی بہاروں میں مست ہو کر زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اور اللہ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ پرندے بھی اللہ کی تعریف میں چہچہانے لگتے ہیں۔ ہر طرف اس خوشگوار تبدیلی کا برملا اظہار ہوتا ہے اور فضا پر لطف احساسات سے بھر جاتی ہے ہر طرف برسات کی بہاریں دکھائی دیتی ہیں۔

سبحان ربنا کی صدا تھی علی العموم
جاری تھے وہ جو ان کی عبادت کے تھے رسوم

Geniusesthub.com
CamScanner

مشق

سوال نمبر1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

الف) پہلے بند میں قافیے

جواب: برسات، باغات، قطرات، گھات

ب) تیسرے بند کے ردیف

جواب: تیسرے بند میں ردیف ہے 'ہرے بھونے'

ج) چوتھے بند کے ردیف

جواب: چوتھے بند میں کوئی ردیف نہیں ہے

د) اللہ کی عظمت

جواب: برسات کے موسم میں انسان تو انسان پرندے بھی اللہ کی حمد وثناء میں مصروف نظر آتے ہیں۔ تیتر جب بولتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے جیسے وہ کہہ رہا ہو۔ ''سبحان تیری قدرت، سبحان تیری قدرت''۔

ہ) گلزار اور سبزہ

جواب: باغات میں بارش نے عجیب سماں بنا دیا ہے صرف باغات اور گلزار تک ہی محدود نہیں بلکہ بارش تو ہر چیز پر پڑ رہی ہے۔ سبزے پر پڑی ہوئی گرد بھی ڈھل گئی ہے دیکھنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سبزہ نہایا ہو۔

سوال نمبر2۔ مذکر کے مونث لکھیں

مذکر	مونث	مذکر	مونث
بادل	ہوا	سبزہ	گلزار
بہار	برسات	رنگ	قدرت
تیتر	گھٹا		

سوال نمبر3۔ اعراب لگائیں

بَرسات، لہلہاہٹ، گُلزار، سُبحان، جِھجھاہٹ،

سوال نمبر4۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
لہلہاہٹ	ہوا کے چلنے سے سبزے کی لہلہاہٹ ہر طرف واضح ہو جاتی ہے۔
جل تھل	گھٹا اٹھی اور ہر طرف جل تھل ہو گیا
گلزار	حضرت ابراہیم کے لیے آگ گلزار بن گئی
گھٹائیں	گرمیوں میں گھٹائیں خوشی کا پیغام لاتی ہیں۔
ماہ تا بہ ماہی	برسات کی شدت ہوئی تو دنیا میں ماہ تا بہ ماہی تمام چیزیں بھیگ گئیں۔

Geniusesthub.com

CamScanner

نظم: 4 پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ (علامہ محمد اقبالؒ)

نظم کا عنوان : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

مرکزی خیال:

اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ امت مسلمہ کی ترقی آپس کے اتفاق، اتحاد اور باہمی ربط میں پوشیدہ ہے ہمیں نا اتفاقی سے سبق اندوز ہونا چاہیے۔ فر[د] اور قوم کے باہمی تعلق کو مضبوط کرنا چاہیے۔ اپنے اندر حقیقی مسلمان کی خوبیاں پیدا کریں۔ اخوت، بھائی چارے اور مساوات درس دیں تا کہ ہم ایک مضبوط قوم بن سکیں۔

خلاصہ:

اس نظم میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے اتفاق، اتحاد اور باہمی ربط کے بارے میں بتایا ہے۔ وہ کہتے ہیں اے مسلمان! خزاں کے موسم میں ج[و] شاخ، درخت سے ٹوٹ جاتی ہے، اگر اس پر بہار کے بادل بھی برستے رہیں تو وہ ہری نہیں ہو سکتی۔ اس کٹی ہوئی شاخ پر ہمیشہ خزاں چھائی ر[ہتی] ہے۔ اس پر پتے آتے ہیں نہ پھل پھول اس کی قسمت میں ہوتے ہیں۔ اے مسلمان! تیرے باغ میں بھی پت جھڑ کے موسم کا دور دورہ ہے او[ر] پھول کی جیب زردانے سے خالی ہے۔ اس باغ میں جو پرندے پتوں کی تنہائی میں نغمے گا رہے تھے وہ تیرے گھنے اور سایہ دار درخت سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اس لیے اے ملت بیضا کے فرد تو کٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کر کیونکہ تو زمانے کے دستور اور طور طریقوں سے واقفیت نہیں ہے۔ اپ[نی] تنزلی کی وجوہات کو سمجھ۔ آپس میں اتفاق، اخوت، یگانگت سے زندگی گزار۔ قوم کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط رکھ۔ انفرادیت سے نکل کر اجتماعیت میں آ۔ اسلامی روایات اور اسلامی معاشرے کے ساتھ چپکا رہ۔ اپنے اندر ایمانی قوت اور ایمانی حرارت پیدا کر۔ اے مسلمان! تیرے لیے بہار کی امید اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ تو اس درخت سے جڑا رہے اور قومی یک جہتی کا درس دیتا رہے۔ ملت اسلامیہ کے ساتھ وابستہ اور پیوستہ رہے۔

الفاظ معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ڈالی	شاخ	فصلِ خزاں	خزاں کا موسم
شجر	درخت	ہری	تروتازہ
سحابِ بہار	بہار کا موسم، بارش برسانے والے بادل	لازوال	ہمیشہ کے لیے
عہدِ خزاں	مایوسی کا دور	واسطہ	تعلق
برگ و بار	درخت کے پتے و پھول	گلستاں	باغ
جیبِ گل	پھولوں کی ڈالیاں	زرکامل عیار	ہوس رکھنے والے لوگ

Geniusnesthub.com

CamScanner

تنہائی	خلوت اوراق	گیت گانے میں مشغول	نغمہ زن
سایہ دینے والے	سایہ دار	پرندے	طیور
کٹی ہوئی شاخ	شاخ بریدہ	درخت	شجر
ناواقف	ناآشنا	سبق حاصل کرنا	سبق اندوز
گردش زمانہ	روزگار	اصول	قاعدہ
تعلق	رابطہ	قوم	ملت
جڑا، منسلک	پیوستہ	قائم، مظبوط	استوار
		اچھی بہار	امید بہار

نظم کا عنوان : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

شاعر کا تعارف:

ہمارے قومی اور ملی شاعر، مفکر اور نظریہ پاکستان کے خالق علامہ اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ علامہ اقبال نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں پُراثر اور پُرسوز شاعری کی۔ علامہ نے اپنی شاعری کا آغاز غزل سے کیا لیکن بعد میں توجہ نظم پر مبزول کی۔ کیونکہ قوم تک اپنا پیغام پہنچانے کا یہ زیادہ موثر ذریعہ تھا۔ اقبال نے محض روایتی عشق و عاشقی کے موضوعات سے ہٹ کر اپنے شاعری میں زندگی، کائنات، خدا، ابلیس، عقل و خرد، تصوف، قومیتِ مردِ مومن، سیاست و مملکت اور خودی و بے خودی کا فلسفہ پیش کیا۔

شعر نمبر 1۔

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر ملت اسلامیہ کے علم برداروں کو اخوت، بھائی چارہ اور اخلاق و اتحاد کا درس دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فرد اور ملت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ٹہنی جب تک درخت کے ساتھ منسلک ہے تب تک سرسبز و شاداب اور تروتازہ، پھل پھول سے بھرپور دکھائی دے گی۔ لیکن جیسے ہی ٹوٹ کر الگ ہوگی تو پھر اس کی وقعت بے معانی ہو جائے گی۔ اس شاخ کی زندگی کا دار و مدار اس درخت سے لگے رہنے سے ہے۔ اقبال مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کا درس دیتے ہوئے یہ بات واضح کرتے ہیں کہ ہم مسلمان جب تک اتفاق و اتحاد سے رہیں گے، اپنی ثقافت، تہذیب و تمدن، معاشرتی اقتدار اور صراطِ مستقیم پر چلتے رہیں گے، تو کامیاب و کامران ہونگے۔ ورنہ صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

ملت اسلامیہ کے ہر فرد کی حیثیت ایک ایسی ٹہنی کی مانند ہے جو اپنے شجر سے الگ نہیں ہوتی اور جب عہد خزاں گزر جائے گا تو بہار کے ثمرات سے اسے بھی حصہ ملے گا۔ اگر کوئی شاخ خزاں کے موسم میں درخت سے الگ ہو جائے تو پھر اسے بہار کے بادل بھی سرسبز نہیں کر سکتے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

شعر نمبر 2۔

ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے
کُچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

نظم کا عنوان : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر امتِ مسلمہ کی اخوت اور بھائی چارے کے حوالے سے کہتا ہے کہ مسلمان بھائی چارے اور باہمی محبت کی کمی کا شکار ہیں۔ کہیں نسلی گروہ ہیں، کہیں جغرافیائی کہیں ذات پات کی تفریق اور کہیں رنگ اور مذہبی فرقے کا امتیاز ہیں۔ علامہ کہتے ہیں کہ وہ شاخ جو درخت سے الگ ہو جاتی ہے اس ٹہنی پر زوال کی حالت طاری رہتی ہے۔ اس پر پھل پھول کبھی نہیں آتے۔ اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ وہ سرسبز و شاداب ہوتی ہے نہ پھل پھول آنے کے قابل رہتی ہے۔ اس پر ہمیشہ مردنی چھائی رہتی ہے۔ یہی کیفیت مسلمانوں کی ہے۔ اتحاد اور اتفاق کو چھوڑ کر فرقہ بندی اختیار کر لی ہے۔ کہیں مسلمان مذہبی گروہ بندی کا شکار ہیں اور کہیں نسل پرستی اور ذات پات کے اندھیروں میں گم ہیں۔ اگر مسلمان اتفاق اور اتحاد سے نہ رہے تو زوال ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا مقدر بن جائے گا۔ اور ہمیشہ کے لیے غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

Geniusnesthub.com

CamScanner

شعر نمبر3۔

ہے ترے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گل، زرِ کامل عیار سے

نظم کا عنوان: پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبالؒ

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر امت مسلمہ کو زوال کے خطرے کے پیشِ نظر تنبیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے اس لیے پستی اور زوال میں گر گئے ہیں۔ جب مسلمان ایمان کی حرارت کو سینوں میں لیے متحد ہو کر عرب کے ریگزاروں سے اُٹھے تو انہوں نے روم، ایران جیسی عظیم الشان سلطنتوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ انہیں ہر میدان میں کامیاب و کامرانی نصیب ہوئی۔ وہ سچے مسلمان تھے ان کے سامنے دم نہیں مار سکتا تھا۔ قرآن کے احکامات پر پوری طرح کاربند تھے اور محمد عربی ﷺ کی محبت میں سرشار تھے۔ آج کا مسلمان بے عمل، کاہل اور سست روی کا شکار ہے۔ آج کے مسلمان میں وہ خوبیاں موجود نہیں ہیں ہمارے اسلاف میں موجود تھیں۔ ان جیسی غیرت ہے نہ ان جیسا کردار وہ مسلمان جو بُت توڑنے والے تھے، وہ اب موجود نہیں ہیں البتہ بُت تراشنے والے مسلمان موجود ہیں مسلمانوں کی ایمانی قوت کمزور ہو گئی ہے۔ اور انتشار کا شکار ہیں۔ مخالف ان پر غالب آ گئے ہیں اور مسلمان محکوم و مغلوب ہو کر رہ گئے ہیں آج کا مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتا ہے کا اس میں ایمان کی پختگی آ جائے۔ تو ان کے اسلاف میں موجود تھی۔

آج بھی ہو جو ابراہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

شعر نمبر4۔

جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رُخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے

نظم کا عنوان : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

شاعر کا نام : علامہ محمد اقبالؒ

تشریح:۔

اس شعر میں شاعر علامہ محمد اقبال مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے مسلمان! تیرے چمن میں گیت گانے والے پرندے جو پتوں پر بیٹھے تھے اُڑ گئے ہیں۔ وہ رونق جو کبھی اس گلشن کا مقدر تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ سریلی آواز والے پرندوں نے باغ کا رُخ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ لوگ جو قوم کے خیر خواہ تھے، جن کے دلوں میں قوم کا درد تھا، جو قوم کے سچے رہنما تھے وہ قوم میں موجود نہیں ہیں۔ مسلم معاشرہ زوال پذیر ہو گیا ہے۔ ایمان کی پختگی باقی نہیں رہی۔ دینِ اسلام کی رونق اور ملتِ اسلامیہ کے دردمند مسلمان غائب ہیں۔ گلشنِ اسلام کی رونق ماند پڑ گئی ہے۔ اور اس پر خزاں چھائی ہوئی ہے۔ اسلام کا پودا پھلنے پھولنے، نشوونما پانے اور بڑھنے میں اپنی مثال پیش کرنے والے موجود نہیں ہیں۔ ملتِ اسلامیہ زوال کی انتہاہ گہرائیوں میں گر گئی ہے۔

Geniusnesthub.com

CS CamScanner

بوئے گل لے گئی بیرونِ چمن رازِ چمن
کیا قیامت ہے کہ خود پھول ہیں غمازِ چمن
عہدِ گل ختم ہوا ، ٹوٹ گیاسازِ چمن
اُڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن

شعرنمبر 5۔

شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

نظم کاعنوان: پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ
شاعرکانام: علامہ محمد اقبالؒ
تشریح:۔

اس شعر میں علامہ محمد اقبال مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے مسلمان! تجھے اپنی موجودہ حالت سے سبق سیکھنا چاہیے۔ایک زمانہ تھا کہ مسلمان طاقت ور اور غالب تھے۔اتحاد واتفاق کی مثال تھے۔آج ہمارا اتحاد اور اتفاق داستان ماضی کا روپ دھار چکا ہے۔غیروں کے ہاتھوں ذلت اور رسوائی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔محکومی، مایوسی اور زوال کا شکار ہیں۔پوری قوم اپنی حیثیت کھو چکی ہے۔اے ملت بیضا کے فرد تجھے اپنی نااتفاقی سے سبق کو سمجھنا چاہیے۔تو دنیا کے طور طریقوں اور دستور سے مکمل طور پر ناواقف ہے۔تجھے زمانے کی چال کو سمجھنا ہوگا۔مسلمانوں کی ناکامیوں اور ذلتوں سے سبق سیکھنا ہوگا۔غیور اور جفاکش مسلمان بنا ہوگا۔اتفاق، اتحاد، اخوت اور یگانگت کو اپنا اور اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر۔اے مسلمان! اپنی پستی اور تنزلی کی وجوہات کو سمجھ اور پھر سے پورے عالم میں اپنا نام پیدا کر۔

کوئی قابل ہو ہم شانِ کیے دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

شعرنمبر 6۔

ملّت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے، اُمیدِ بہار رکھ

نظم کاعنوان : پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ
شاعرکانام : علامہ محمد اقبالؒ
تشریح:۔

اس شعر میں شاعر یہ درس دے رہے ہیں کہ ہماری کامیابی وکامرانی اور سرخروئی کا ایک راستہ ہے کہ ہم اپنے اندر ایمان کا جذبہ پیدا کریں اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔اور دشمن کے مقابلہ کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔اے مسلمان! فرد اور معاشرہ لازم وملزوم ہیں۔انفرادیت سے نکل کر اجتماعت میں آ۔اسلامی روایات اور اسلامی معاشرے سے جڑا رہ تا کہ فلاح پا سکے۔

"جماعت سے الگ ہو کر کوئی شخص اپنے اسلام کو برقرار نہیں رکھ سکتا"

(رسول مقبول ﷺ)

CamScanner

Geniusnesthub.com

اقبال کہتے ہیں کہ قوم کا وجود مذہب سے ہے۔ مذہب ہی قوم کے افراد کے درمیان باہمی کشش کا باعث بنتا ہے۔ مذہب نہ رہے باہمی محبت اور اخوت بھی باقی نہیں رہتی۔ اے امتِ مسلمہ کے فرد! تجھے اتفاق اور اتحاد کا درس دیتے ہوئے ''اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا'' کے مصداق ہو جانا چاہیے۔ ملت اسلامیہ کے ساتھ جڑے رہنے میں تیری بقا ہے۔ اس لیے اپنی قوم کے ساتھ رہ کر محنت کر۔ پھر دیکھ کامیابی کس طرح تیرے قدم چومتی ہے۔

مشق

سوال نمبر1۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(الف) ڈالی اور شجر

اقبال کہتے ہیں کہ جو ڈالی شجر سے جدا ہو جائے تو وہ سوکھ جاتی ہے اور کبھی ہری نہیں ہو پاتی۔ اسی طرح جو فرد ملت سے جدا ہو جائے وہ ہستی کھو بیٹھتا ہے۔

(ب) عہدِ خزاں

عہدِ خزاں اس شاخ کے لئے لازوال ہے جو درخت سے کٹ گئی ہے۔

(ج) گلستان

مسلمانوں کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے جو ملت سے جدا ہو گئے ہیں اور متحر نہیں رہے۔

(د) جیب گل

جیب گل زرِ کامل عیار سے خالی ہے۔ یعنی اب مسلمانوں میں وہ مادہ اور وہ خالص جوش نہیں رہا جو پہلے تھا۔

(ہ) نغمہ زن

خلوتِ اوراق میں طیور نغمہ زن تھے۔

(و) امید بہار

امید بہار کے لیے ہمیں ملت سے جڑے رہنے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر2۔ قوافی

بہار، باد، عیار، دار، روزگار

سوال نمبر3۔ مصرعے مکمل کریں

(الف) ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ۔

(ب) ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ۔

(ج) ہے لازوال عہدِ خزاں اس کے واسطے۔

(د) جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور۔

(ہ) ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے۔

CamScanner

Geniusnesthub.com

سوال نمبر4۔ درج ذیل تراکیب کے معنی اور جملے لکھیں

تراکیب	الفاظ	جملے
فصلِ خزاں	خزاں کا موسم	مسلمان قوم پر اس وقت فصلِ خزاں کا دور ہے
سحابِ بہار	بہار کا بادل	کچھ پیڑوں کو سحابِ بہار بھی ہرا نہیں کر پاتا
عہدِ خزاں	خزاں کا دور	اقبال نے مسلمانوں پر عہدِ خزاں کا دور خوب طریقے سے بیان کیا ہے
برگ و بار	پھول اور پتے	درخت سے پیوستہ شاخ ہی برگ و بار سے لا سکتی ہے۔
نغمہ زن	گیت گاتا	چمن میں تیتر نغمہ زن تھے۔
خلوتِ اوراق	تنہائی	خلوت اوراق سے مراد تنہائی کے بغیر کچھ نہیں
شجرِ سایہ دار	سایہ دار درخت	آج ہمیں شجر سایہ دار کی بہت ضرورت ہے
شاخِ بریدہ	کٹی شاخ	اقبال نے مسلمانوں کو شاخِ بریدہ سے تشبیہ دی ہے
سبق اندوز	سبق حاصل کرنا	ہمیں شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہونے کی ضرورت ہے
قاعدہ روزگار	کائنات کا اصول	قاعدۂ روزگار ہے کہ کمزوروں کو دنیا میں موت آجاتی ہے
امید بہار	بہار کی امید	ہمیں ملت کے ساتھ پیوست رہتے ہوئے امید بہار رکھنی چاہیے

سوال نمبر5۔ واحد کے جمع لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
شجر	اشجار	ورق	اوراق
طائر	طیور	نغمہ	نغمات
سبق	اسباق	مِلت	ملل
رابطہ	روابط	فرد	افراد
قوم	اقوام		

سوال نمبر6۔ الفاظ کے متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
خزاں	بہار	گل	خار
لازوال	زوال	اتفاق	نفاق
امید	ناامید		

سوال نمبر7۔ اعراب لگائیں۔

فَصْل، سَحاب، بُریدہ، گُلِستان، سَبَق، روزْگار، خَلْوَت، اُمّید

Geniusesthub.com

CS CamScanner